## سوال

(06) جادوگر سے علاج کرانا جائز ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ ایسے لوگ ہیں جو بقول ان کے شعبدہ بازی کے طبی طریقہ سے علاج کرتے ہیں جب میں کسی کے ہاں جاؤں تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھو۔ پھر کل ہمارے پاس آنا اور جب کوئی دوبارہ ان کے جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تجھے فلاں فلاں مصیبت آئی ہے اور اس کا علاج یہ اور یہ ہے ...ان میں سے کوئی یہ بھی کہتا ہے کہ میں کلام اللہ سے علاج کرتا ہوں۔ ایسے لوگوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے اور ان کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص اپنے علاج میں ایسا طریقہ استعمال کرے تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ جنات سے خدمت لیتا ہے اور غیب کی چیزوں کے علم کا دعویٰ کرتا ہے لہٰذا ایسے شخص سے نہ علاج کرانا جائز ہے نہ اس کے ہاں جانا اور نہ اس سے کچھ پوچھنا درست ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی اس جنس کے متعلق فرمایا ہے کہ :

((مَن أَتَی عرَّافاً فَسَأَلَه عَن شَيْئٍ لَم تُقْبَل لَه صَلاَةُ أَربَعِینَ لَیلَة))

جو شخص کسی غیب کی خبریں بتانے والے کے ہاں گیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔

نیز متعدد احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کاہن، عراف اور جادوگر کے ہاں جانے، ان سے کچھ پوچھنے اور ان کی تصدیق کرنے کی ممانعت ثابت ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَن أَتَی کَاهِناً فَصَدَّقَه بِمَا یَقُول؛فَقَد کَفَرَ بِمَا أُنزِلَ عَلَی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم))

''جو شخص کسی کاہن کے ہاں گیا اور اس کی بات کو سچ سمجھا تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے''

نیز ہر وہ شخص جو علم غیب جاننے کا دعویٰ کرتا ہے، خواہ کنکریاں مارنے سے ہو یا نشانہ بنانے سے یا زمین پر خط کھینچے سے یا مریض سے اس کا اس کی ماں یا کے اقارب کا نام پوچھنے

سے ہو۔ یہ سب چیزیں اس بات پر دلیل ہیں کہ یہ ایسے لوگ یا عراف ہیں یا کاہن، جن سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

لہذا ایسے لوگوں سے ان سے کچھ پوچھنے اور ان کی ہاں علاج کرانے سے پرہیز لازم ہے۔ خواہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ قرآن سے علاج کرتے ہیں کیونکہ حقو باطل کی آمیزس اور فریب دہی اہل باطل کا شیوہ ہوتا ہے لہذا جو کچھ وہ کہتے ہیں اسے سچ سمجھنا درست نہیں اور جو شخص ایسے لوگوں میں سے کسی کو جا تتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ اس کا معاملہ افسران متعلقہ اور مراکز شرعیہ تک پہنچائے جو ہر شہر میں موجوہ ہوتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کا اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا جائے تاکہ ان مسلمان کے شر و فساد سے محفوظ رہ سکیں اور اس بات سے بھی کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں۔

اور اللہ ہی مدد گار ہے جس کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ نیکی سر انجام دینے کی طاقت ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

**فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ**

**جلداول - صفحہ 34**

**محدث فتویٰ**